164587 ـ آپریش کے ذریعہ رحم ختم کرنے والی عورت کی عدت

سوال

ایك عورت کا آپریشن کر کے اس کا رحم بالکل ختم کر دیا گیا، تو کیا اگر خاوند اسے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو کیا اس پر عدت گزارنا واجب ہوگی ؟ اگر واجب ہے تو کس لیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر اس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر چار ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے؛ کیونکہ یہ بھی اللہ سبحانہ و تعالی کے درج ذیل فرمان میں داخل ہے:

اور تم میں سے جو لوگ فوت کیے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں البقرۃ (234).

اور طلاق ہونے کی صورت میں اسے تین ماہ عدت گزارنا ہوگی؛ کیونکہ وہ حیض والی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے درج ذیل عمومی فرمان میں داخل ہوتی ہے:

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہوچکی ہیں، اگر تم شك کرو تو ان کی عدت تین ماہ اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا الطلاق (4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر عورت کا کسی سبب کے باعث حیض ختم ہو جائے اور علم ہو کہ حیض نہیں آئیگا مثلا عورت کا رحم ختم کر دیا گیا ہو تو یہ حیض سے ناامید عورت کی طرح ہی ہوگی اور تین ماہ عدت گزارےگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (3 / 311).

رحم نکال دیے جانے کی بنا پر ہم براءت رحم کو تو ختم کر سکتے ہیں؛ لیکن اس پر عدت واجب ہونے میں تو مانع نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ عدت کی حکمت صرف برات رحم معلوم کرنا ہی نہیں ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عدت سے صرف برات رحم ہی مقصود نہیں بلکہ یہ تو عدت کے بعض مقاصد اور حکمت میں سے ایك حکمت ہے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2 / 51).

ابن قیم رحمہ اللہ اسی کتاب میں عدت کی کچھ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

" عدت مشروع کرنے میں کئی ایك حکمتیں پائی جاتی ہیں جن میں ایك حکمت تو برات رحم ہے کہ یہ علم ہو جائے کہ آیا کہیں حمل تو نہیں؛ تا کہ دو شخص کی وطئ سے ایك ہی رحم میں دو آدمیوں کا نطفہ جمع نہ ہو اور نسب مختلط ہو کر نسب میں خرابی پیدا ہو جائے، اس میں ایسی خرابی ہے جسے شریعت اور حکمت دونوں ہی روکتی ہیں.

اور ایك حکمت یہ بھی ہے کہ اس عقد نکاح کا مقام اور مرتبہ اور قدر و شان کی عظمت بیان کرنا اور اس کے شرف کا اظہار کرنا.

اور ایك حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق دینے والے شخص کے لیے رجوع کرنے کا وقت زیادہ و طویل کرنا تا کہ وہ رجوع کر سکے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے خاوند نادم ہو اور اسے اتنا وقت و موقع مل جائے کہ وہ اس دوران بیوی سے رجوع کر سکے.

اور اس میں ایك حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کی موت کی حالت میں خاوند کا حق پورا کرنا، زیب و زینت ترك کر کے اپنے اوپر خاوند کی فوتگی کا اثر ظاہر کرنا، اسی لیے شریعت مطہرہ نے بیوی کے لیے اولاد اور باپ سے زیادہ سوگ کی مدت رکھی ہے.

اور اس میں ایك حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کے حق کی احتیاط اور بیوی کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور بچے کا حق پایا جاتا ہے، اور اللہ کے واجب کردہ حق کی ادائیگی ہے، اس لیے عدت میں چار حق پائے جاتے ہیں " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2 / 50 ـ 51).

واللہ اعلم .